

"اقبال کی نظم زکاری بیرخصر مضمون"

اقبال اردو شاعری کے شے امکانات کے برداشت کے شاعری میں اپنے اردو نظم زکاری کی مختلف اور متنوع اور ابرازی میں پائی جاتی ہے۔ لیکن انہیں ہنگی حست سے نظم نہیں کیا جا سکتا ہے۔ نظم اگر آباد ہے تو اس شاعر سے میں نے اردو نظم زکاری کی انتہاء کی دلیل بھیت بعد تا۔ تاریخ نظم زکاری میں ایک خالص سایہ اس جاتی ہے۔ بخصوص بینا دست سے نئی اردو نظم زکاری کی ایسا نہ ہوتا۔ حالی، رشناک، محمد خزین آزاد، شاد، چاند، چاند اور چاندی نامی نظمیں لیں انہیں اقبال نے اردو نظم زکاری کی دنیا میں بدل دی۔ ان کے محمد وحد در حائرے میں وحشت اور ہم آئندی کے ثانات اور امکانات سراکرد۔ "بانگ درا" اقبال کی نظمیں کا ہملا جمعیت ہے۔ جن شعر مجموعی بڑی کی نظمیں شامل ہیں۔ شاعر افکار و غیار کا نقش اول ہے۔ لیکن "مال جبریل" کا سفر ایک طویل سفر ہے۔ "مال جبریل" اقبال کی بالہی، فلک اور ریشورتی ساختی کے علاوہ حزن مخلام کا آئندہ درستہ۔ اقبال کی طویل لکھوں میں شکوه حواب شکوہ، ہر سبی قرطیب، طلوع السالم، ساقی نام، ذوق و شوق وغیرہ۔

نظمیں فتنی حامیاں نائیں جائیں۔ اثر ان نظمیں کے بعض بزرگوں کو اللہ کر رہا جا رہا ہے نظم کے تسلیل مندرجہ ذریعہ بہتر امداد، اسی بھی فلسفہ اور فلکی عنصر کی حامل ہیں۔ ان میں آخافی رہتے اور ملکی ہبہ بہ کی کا رفتہ بناں گے جوں جائیں ہیں۔ "مال جبریل" میں ہندو ایسی خودصورت محسنة کی رائیاں پڑھنے کے لئے اقبال کی فنکاری کے قائل ہو تو ہے۔ یہ فتنی نظم لکھر سے مہابت مکمل اور شاعرانہ جسے ہے لمحات سے یہ شاعری ہے۔ اقبال صرف فلسفی نہیں بلکہ اعلیٰ قسم کے شاعر ہیں میں یہ بات بال جبریل کی نظر سے طاہر ہو جائے گی۔ خوبی و شوون ساقی نام، شسبید قرطیب اور دین ریاست ایسے نظمیں ہیں۔

جن میں فکری عنصر کے عالیہ شاہراہ خوبیاں بادر جاتم جو جو بیرون
از کے بعد صورت میں کوئی اقبال کی طبع تک نہیں پہنچا۔ غالباً
کے بعد اردو میں سب سے بڑا شاعر اقبال ہے پیر زادہ جن
کے ازدواج شاعری کو ایک نایاب اعطا کرے۔

اقبال نے نظم سیان اور تحریر کی کہ کہے ہیں۔ اقبال میں
پستہ زبانہ مہکہ رکھوڑ میں نظمیں کافی جاتی ہیں میں۔ بڑو
مختزلانی (بزرگواری) کے کافی مہمت حاصل ہے۔ اقبال زبانی
کے زندگی میں طویل تظییں کافیں جن کے انتشار اکثر قافیہ
اور روزیف سے آزاد ہیں۔ ہم تحریر اردو لطم زگاری کی میں ہیں
بار اقبال ہے نے۔ اقبال نے موقتو عالم شاعری کا انتہا اور
نظم بخواری کو آزادی دلائی اور عالمی اور آفاقی منام سے اور افکار
کو ایک جسے میانچے میں دھانے کی کوئی کوئی کی اقبال کا انتہا ہے
خواہ کیڑہ اور وکریع ہے۔ اسکے ان کے بیان اور مترقبی اور متعاری
دوسرے خیالات کو بڑی کوڑی بھروسہ کے کامیاب ہے۔ لے کر ہیں
مولانا روم، کارنگرہ اور دیگر مخبرین نے اقبال سے اسکا
حاصہ ہے۔ اقبال کی نظمیں جذبہ وطنیت سے کامنے اور دلبری
لکھ رکھے ہیں یہ سماں میں تمزوج و زوال سے بھی مناصر ہوتا ہے۔
لیں ہے "تا سوامی" کے رہنگ۔ میں لوگوں کو آواز دیتا ہے اور
لیں ہے "ستحب قطبی" میں شہر، عمارت، سہ نہایت تمہار
آن خوارصوں نے تم تعمیر کرتا ہے۔ کفر "طوعِ السلام" کہاں
بیت بھت در مالکوں کو استعمال کر دیوں مردی کا سبق
کھاتا ہے۔ اقبال نے شاعری کے دامن میں نہایت وسیع
کے۔ اسی وقت جب کہ اردو لطم زگاری کے معنیوں کے
حل بھر بھر تھیں تب ہی اقبال نے اس سے ایک بھرپھاٹا۔ ہم نہ کہ
تھی نہیں دیکھ دیکھ (بزرگواری میں اسے ایک بھرپھاٹا۔
سالی ہے کہ اقبال کی مکتبیت اور لطم بخواری کے سامنے اور
ہم اک اعلیٰ مقام رکھتی ہیں۔ حیرت بخواری میں نہ
شاعر اقبال کی بڑی بڑی ایک نے۔ اقبال نے شاعری کے لئے
ایک دراٹی ہنس رکھتے ہیں، انہیں نے اردو سماں کو

نئے موڑ پر اندر کھڑا اما اور اسے مختلف طور سے مجھتی۔ اس کے
بیرون محدود دامنے تو بھالا ہے اسے شدید دامنی سے نجات دلائی
اعیان کی نظم کا ترجمہ مختلف نوادرات میں ہوا۔ اس سے اقتدار کی۔
شاعرانہ عظمت ظاہر ہوئی ہے۔ اور جو سب سے زیاد دنگی
اور اقتدار پر تقدیری تباہ لکھتی ہے۔ اس سے بہتانات نہایت
بڑی ہے کہ اقتدار ایک عظم سماں ہے۔ "بال جبریل" اعیان کے
شام مجموعی کلام سے خداوت کو تمہارے ہاتھ میں لے لیجئے کہ
یہاں زندگی کا فتنہ بختی اور بالدوں نظر آتا ہے۔ "اقتاں" بانگزہ را
یہ مجموع اس سے کیا ہے؟ اس سے اقتدار کی شاعرانہ
خوبیاں زیادہ بہتر انداز میں ایجاد کر سامنے آئیں جو کسی مثال
بال جبریل کی غزل میں اور قطبیں میں ہے ایک طرف بہتانات نہایت
موضعی دستی بہی اور دوسری طرف نظمی و سمعتوں کا ارفاۃ
حاصل کرائی ہے

اعیان کا کلم ملکہ ملکہ نہیں ہے۔ جو صوانی کے
جو کی لوگوں کا صورت حملت ہوئی نظر آتی ہے۔ اعیان کی
نظم ہاضمی کی عالمگاری حداکثر عظمت پہنچ کرتی ہے۔
خط حال کی افسرگی کی طرف اشارہ کرنی ہے اور متعلق
کہاں ہوتی ہے اعیان ملکہ ایک عظم شاعر ہیں جن
ہر رات بخ تازیہ ناز نہ رکھتی
کردیں مترجم الزمان نہیں کہا جائے کہ "آخر قرآن کے بعد بھی
خدا کی کوئی سمات برقی تو اردو شہر میں ابوالکلام آزاد کاظم
اور نظم میں اعیان کا کلام ہوتا"